Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ۵

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

بروز اتوار

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۲/۲۷	۱۶ ربیع الثانی ۱۳۹۳ھ ۔ ۲۰ ہجرت ۱۳۵۲ ہش ۔ ۲۰ مئی ۱۹۷۳ء	نمبر ۱۱۲

اخبارِ احمدیہ

ربوہ - ۱۹ ہجرت - سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدُ للہ

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ - ۱۹ ہجرت - کل بروز جمعۃ المبارک مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پڑھائی۔ حضور نے خطبہ جمعہ میں قرآن مجید کی یہ دو آیات تلاوت فرمائیں۔ اِنَّآ اَرْسَلْنٰکَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِيْرًا ۙ لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ تُعَزِّرُوْهُ وَ تُوَقِّرُوْهُ ؕ وَ تُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّ اَصِيْلًا ۵ (الفتح آیت ۹، ۱۰)

ان آیات کی پُر معارف تفسیر کرتے ہوئے حضور نے بتایا کہ پہلی آیت میں اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تین صفات یا تین بنیادی کاموں کا ذکر کیا ہے اور دوسری آیت میں ان صفات کے نتیجہ میں مومنوں کو ان کی تین ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی ہے۔

فرمایا اللہ تعالیٰ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صفات کا ذکر کرتے ہوئے بتایا ہے کہ حضور صفات باری کے شاہد تھے۔ نیز بنی نوع انسان کو بشارتیں دیتے تھے اور انہیں اللہ تعالیٰ کے غضب سے ڈراتے تھے۔ ان صفات کے بالمقابل اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو توجہ دلائی ہے کہ وہ صفات باری کا عرفان حاصل کریں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ پر چلتے ہوئے دین کی مدد کریں اور اس کا اعزاز قائم کرنے کی کوشش کریں اور خدا تعالیٰ کے انذار سے وقت پہلے سے بھی زیادہ اس کی تسبیح کریں اور مخالفین کی ایذا دہی کے بالمقابل اسی پر کامل بھروسہ رکھیں۔ یہی وہ مقام ہے جسے بیان کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے ؎

عدو جب بڑھ گیا شور و فغاں میں
نہاں ہم ہو گئے یارِ نہاں میں

ربوہ - ۱۹ ہجرت - کل بعد نماز عصر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی بیسویں سالانہ تربیتی کلاس ایوانِ محمود میں شروع ہو گئی۔ کلاس کا افتتاح حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے تشریف لا کر ایک بصیرت افروز خطاب اور اجتماعی دعا کے ساتھ فرمایا۔ اس تقریب کی کسی قدر تفصیلی روداد انشاء اللہ آئندہ پیش کی جائیگی۔

خاکسار کے ماموں صوفی عبد القدیر صاحب اچانک گھٹنے میں تکلیف شروع ہوئی۔ اسکے ساتھ ہی ٹانگ اور بازو میں درد شدت اختیار کر گئی۔ گھبراہٹ اور بے چینی بہت ہے۔ احباب کرام سے اُن کی کامل صحت کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

(خاکسار منظور احمد خان - ربوہ)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام

رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی برکات آج بھی زندہ ہیں اسلئے آپ ہی زندہ نبی ہیں!

خدا تعالیٰ نے اس سلسلہ کو اسلئے قائم کیا ہے تا وہ اسلام کی سچائی پر زندہ گواہ ہو

"قرآن شریف ایک کامل اور زندہ اعجاز ہے اور کلام کا معجزہ ایسا معجزہ ہوتا ہے کہ کبھی اور کسی زمانہ میں وہ پُرانا نہیں ہو سکتا اور نہ فنا کا ہاتھ اُس پر چل سکتا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے معجزات کا اگر آج نشان دیکھنا چاہیں تو کہاں ہے؟ کیا یہودیوں کے پاس وہ عصا ہے اور اس میں کوئی قدرت اِس وقت بھی سانپ بننے کی موجود ہے وغیرہ وغیرہ۔ غرض جس قدر معجزات کُل نبیوں سے صادر ہوئے۔ اُن کے ساتھ ہی ان معجزات کا بھی خاتمہ ہو گیا۔ مگر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات ایسے ہیں کہ وہ ہر زمانہ میں اور ہر وقت تازہ بتازہ اور زندہ موجود ہیں۔ ان معجزات کا زندہ ہونا اور ان پر موت کا ہاتھ نہ چلنا صاف طور پر اِس امر کی شہادت دے رہا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی زندہ نبی ہیں اور حقیقی زندگی یہی ہے جو آپ کو عطا ہوئی ہے اور کسی دوسرے کو نہیں ملی۔ آپ کی تعلیم اِسلئے زندہ تعلیم ہے کہ اِس کے ثمرات اور برکات اِس وقت بھی ویسے ہی موجود ہیں جو آج سے تیرہ سو سال پیشتر موجود تھے۔ دوسری کوئی تعلیم ہمارے سامنے اس وقت ایسی نہیں ہے جس پر عمل کرنیوالا یہ دعویٰ کر سکے کہ اس کے ثمرات اور برکات اور فیوض سے مجھے حصہ دیا گیا ہے اور میں ایک آیۃ اللہ ہو گیا ہوں لیکن ہم خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے قرآن شریف کی تعلیم کے ثمرات اور برکات کا نمونہ اب بھی موجود پاتے ہیں اور ان تمام آثار اور فیوض کو جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی اتباع سے ملتے ہیں اب بھی پاتے ہیں۔ چنانچہ خدا تعالیٰ نے اِس سلسلہ کو اسلئے قائم کیا ہے تا وہ اسلام کی سچائی پر زندہ گواہ ہو اور ثابت کرے کہ وہ برکات اور آثار اِسوقت بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع سے ظاہر ہوتے ہیں جو تیرہ سو برس پہلے ظاہر ہوتے تھے۔ چنانچہ صدہا نشان اِسوقت تک ظاہر ہو چکے ہیں اور ہر قوم اور ہر مذہب کے سر گروہوں کو ہم نے دعوت دی ہے کہ وہ ہمارے مقابلہ میں آکر اپنی صداقت کا نشان دکھائیں مگر ایک بھی ایسا نہیں جو اپنے مذہب کی سچائی کا کوئی عملی طور پر نمونہ دکھائے"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۳۸، ۳۷)

پبلشر: مسعود احمد ... پرنٹر: ... عبد الحی ... مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ... مقام اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۰ ماہ ہجرت ۱۳۵۲ھ

ابتلاؤں کے دوران مومنوں کے دو بنیادی اوصاف

اللہ تعالیٰ کی قدیم سے سُنّت ہے کہ جو لوگ اس کے ماموروں پر ایمان لاتے ہیں انہیں وہ ابتلاؤں اور آزمائشوں میں سے ضرور گزارتا ہے جیساکہ وہ قرآن مجید میں فرماتا ہے:۔

اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ یُّتْرَکُوْٓا اَنْ یَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَھُمْ لَا یُفْتَنُوْنَ ۝ (العنکبوت آیت ۳)

کیا (اِس زمانہ کے) لوگوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ اُن کا یہ کہہ دینا کہ ہم ایمان لے آئے کافی ہوگا اور وہ چھوڑ دیئے جائیں گے اور اُن کو آزمایا نہ جائے گا؟

پھر یہ بتاتے ہوئے کہ مومنوں کو ابتلاؤں اور آزمائشوں میں سے گزارنا ہماری ایک سُنّتِ مستمرہ ہے اللہ تعالیٰ نے اِن ابتلاؤں کی حکمت پر بھی روشنی ڈالی ہے چنانچہ اگلی ہی آیت میں فرماتا ہے:۔

وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ فَلَیَعْلَمَنَّ اللّٰہُ الَّذِیْنَ صَدَقُوْا وَلَیَعْلَمَنَّ الْکٰذِبِیْنَ ۝ (العنکبوت آیت ۴)

ہم نے اُن لوگوں کو بھی آزمایا تھا جو اُن سے پہلے گزر چکے ہیں (اور اب بھی وہ ایسا ہی کرے گا) سو اللہ ظاہر کر دے گا اُن کو بھی جنہوں نے سچ بولا (کہ وہ ایمان لے آئے ہیں) اور اُن کو بھی جنہوں نے (ایمان لے آنے کے بارہ میں) جھوٹ بولا۔

یہ ابتلاء بالعموم مامور من اللہ کا انکار کرنے والوں کی طرف سے ایذاء رسانیوں اور نت نئی مشکلات و مصائب کی شکل میں ظاہر ہوتے ہیں۔ جو مومن ان ابتلاؤں میں ثابت قدم رہ کر اپنے حقیقی مومن ہونے کا ثبوت دیتے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں اپنی غیر معمولی تائید و نصرت سے نواز کر انہیں غلبہ عطا فرماتا ہے اور اُن کی قلت کو کثرت میں بدل دیتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے حقیقی مومنوں کو اپنا فضل و احسان یاد دلاتے ہوئے فرماتا ہے:

وَاذْکُرُوْٓا اِذْ اَنْتُمْ قَلِیْلٌ مُّسْتَضْعَفُوْنَ فِی الْاَرْضِ تَخَافُوْنَ اَنْ یَّتَخَطَّفَکُمُ النَّاسُ فَاٰوٰکُمْ وَاَیَّدَکُمْ بِنَصْرِہٖ وَرَزَقَکُمْ مِّنَ الطَّیِّبٰتِ لَعَلَّکُمْ تَشْکُرُوْنَ ۝ (الانفال آیت ۲۷)

اور یاد کرو جبکہ تم تھوڑے تھے اور زمین میں کمزور سمجھے جاتے تھے اور ڈرتے تھے کہ لوگ تم کو اُچک کر نہ لے جائیں پھر باوجود اِسکے اس نے تم کو جگہ دی اور اپنی مدد سے اس نے تمہاری تائید کی اور پاک چیزوں سے تمہیں رزق بخشا تاکہ تم شکر کرو۔

ابتلاؤں اور آزمائشوں کے دوران اللہ تعالیٰ حقیقی مومنوں کو اپنی تائید و نصرت سے ضرور نوازتا ہے لیکن خود اُنکے لئے بھی ضروری ہوتا ہے کہ وہ صبر اور صلوٰۃ کے ذریعہ اپنے آپکو اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کا مورد بنائیں جیساکہ وہ حکم کے رنگ میں فرماتا ہے:

وَاسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوۃِ وَاِنَّھَا لَکَبِیْرَۃٌ اِلَّا عَلَی الْخٰشِعِیْنَ ۝ (البقرہ آیت ۴۶)

اور صبر اور دعا کے ذریعہ سے اللہ سے مدد مانگو اور بے شک فروتنی اختیار کرنے والوں کے سوا دوسروں کے لئے یہ امر مشکل ہے۔

جس طرح اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ پہلے لوگوں کو بھی ابتلاؤں اور آزمائشوں میں سے گزرنا پڑا تھا (العنکبوت آیت ۴) اِسی طرح اُس نے یہ بھی بتایا ہے کہ ابتلاؤں کے دوران وہ بھی صبر و صلوٰۃ کے ذریعہ ہماری تائید و نصرت کے مورد بنے اور کامیابی سے ہمکنار ہوئے اب بھی صبر و صلوٰۃ کے ذریعہ ہی مومنوں کو ابتلاؤں کے دوران ہماری تائید و نصرت اور کامیابی و سرخروئی نصیب ہوگی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ انبیاء ماسبق کے متبعین پر وارد ہونے والے ابتلاؤں کے دوران انکے صبر کے نمونے کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

فَمَا وَھَنُوْا لِمَآ اَصَابَھُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَمَا ضَعُفُوْا وَمَا اسْتَکَانُوْا وَاللّٰہُ یُحِبُّ الصّٰبِرِیْنَ ۝ (آل عمران آیت ۱۴۷)

وہ اس تکلیف کی وجہ سے جو انہیں اللہ کے راستہ میں پہنچی تھی نہ تو سُست ہوئے نہ انہوں نے کمزوری دکھائی اور نہ دشمنوں کے سامنے تذلّل اختیار کیا اور اللہ صبر کا ایسا نمونہ دکھانے والوں سے محبّت کرتا ہے۔

اِسی طرح اگلی ہی آیت میں ابتلاؤں کے دوران اُنکے صلوٰۃ (یعنی دعاؤں میں شغف) کے نمونہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

وَمَا کَانَ قَوْلَھُمْ اِلَّآ اَنْ قَالُوْا رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا فِیْٓ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ ۝ (آل عمران آیت ۱۴۸)

اور سوائے اِس بات کے انہوں نے کچھ بھی نہ کہا کہ اے ہمارے ربّ ہماری کوتاہیاں اور اعمال میں ہماری زیادتیاں معاف کر اور ہمیں ثباتِ قدم عطا فرما اور (دُکھ دینے والے) مُنکروں کے خلاف ہماری مدد کر۔

اِس سے اگلی آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ہماری راہ میں پیش آنے والے ابتلاؤں کے دوران صبر اور صلوٰۃ کا نمونہ دکھانے کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہم نے نہ صرف ابتلاؤں کو دُور کر کے اُنہیں اِس دُنیا میں سُرخرو کیا بلکہ آخرت کا بہترین بدلہ بھی اُن کے لئے مقدر کیا۔ چنانچہ فرمایا:۔

فَاٰتٰھُمُ اللّٰہُ ثَوَابَ الدُّنْیَا وَحُسْنَ ثَوَابِ الْاٰخِرَۃِ وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ ۝ (آل عمران آیت ۱۴۹)

(نتیجہ یہ ہوا کہ) اللہ تعالیٰ نے انہیں دُنیا کا بدلہ بھی دیا اور آخرت کے بہترین بدلہ سے بھی انہیں نوازا اور اللہ محسنوں (یعنی صبر و صلوٰۃ کا اعلیٰ نمونہ دکھانے والوں) سے محبّت کرتا ہے۔

سو گویا مخالفین حق کی ایذاء رسانیوں اور اُنکے پیدا کردہ ابتلاؤں کے دوران مومنوں کا یہ فرض ہوتا ہے کہ ایک طرف وہ نہ تو سُست ہوں نہ کمزوری دکھائیں اور نہ مخالفین کے سامنے تذلّل اختیار کریں بلکہ حق پر مضبوطی سے قائم رہنے میں پوری پامردی اور دلیری کا مظاہرہ کریں اور دوسری طرف اللہ تعالیٰ کے حضور خشوع و خضوع کے ساتھ مشکلات دُور ہونے کے لئے دعاؤں میں مصروف رہیں۔ اسکے نتیجہ میں یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ خدا تعالیٰ مومنوں کو اپنی تائید و نصرت سے نواز کر اُنکے مخالفوں کے منصوبوں کو خاک میں نہ ملا دے اور خود انہیں کامیابی و کامرانی سے نہ نوازے۔

محترم سیّد میر داؤد احمد صاحب کی یاد میں

دِل پہ گراں ہے بارِ غم۔ ہر آنکھ تصویرِ الم ؛ اِک مردِ تابندہ قدم۔ یکدم چلا سُوئے عدم

یُوں غم میں سب ڈُوبے ہیں ہم۔ سَر ہیں خمیدہ دم بدم

رُخصت ہوا نازِ چمن۔ اِک طوطیٔ شیریں سُخن

وُہ پیکرِ عزمِ جواں۔ وُہ جوہرِ روشن نشاں ؛ وُہ صاحبِ قلبِ تپاں۔ وُہ خادمِ دارالاماں

وُہ نغمۂ رنگیں بیاں۔ وُہ چشمۂ حُسنِ زباں

وُہ زینتِ اربابِ فن۔ وُہ رونقِ بزمِ سُخن

مہماں نوازی اُسکی خُو۔ شاہی میں درویشی کی بُو ؛ اُسکا تبسّم گفتگو۔ جیسے خرامِ آبِ جُو

وُہ خندہ لب تابندہ رُو۔ وُہ جامعہ کی آبرو

اِک حُسنِ تزئینِ چمن۔ اُسکی تڑپ اُسکی لگن

آباد خمخانہ رہے۔ شاداب کاشانہ رہے ؛ مولا سدا تیری نظر۔ اُس پر کریمانہ رہے

تیرے کرم کا ہر گھڑی۔ گردش میں پیمانہ رہے

تیرے لئے ہو نغمہ زن۔ وُہ طائرِ باغِ عدن

(عبدالسلام اختر ایم۔ اے)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آزاد کشمیر اسمبلی کی قرارداد کا تجزیہ اور حقیقت حال

پریس ریلیز مکرم محمد منظور احمد صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت ہائے احمدیہ آزاد کشمیر

مکرم محمد منظور احمد صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت ہائے احمدیہ آزاد کشمیر کے پریس ریلیز کا مکمل متن درج ذیل کیا جاتا ہے:-

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ

موضوع:- آزاد کشمیر اسمبلی کا ریزولیوشن جس میں حکومت سے یہ سفارش کی گئی ہے کہ احمدیوں کو اقلیت قرار دے۔ ان کی تبلیغ بند کردے اور ان کی رجسٹریشن بطور غیر مسلم ضروری قرار دے۔

الفاظ ریزولیوشن

"آزاد کشمیر اسمبلی نے ایک قرارداد منظور کی ہے جس میں حکومت آزاد کشمیر سے سفارش کی گئی ہے کہ قادیانیوں کو اقلیت قرار دیا جائے۔ ریاست میں جو قادیانی رہائش پذیر ہیں اُن کی باقاعدہ رجسٹریشن کی جائے اور انہیں اقلیت قرار دینے کے بعد اُن کی تعداد کے مطابق مختلف شعبوں میں ان کی نمائندگی کا تعین کرایا جائے۔ قرارداد میں کہا گیا ہے کہ ریاست میں قادیانیت کی تبلیغ ممنوع ہوگی۔ یہ قرارداد اسمبلی کے رکن میجر محمد ایوب نے پیش کی تھی۔ قرارداد کی ایک شق ایوان نے ہفتہ کے روز بحث کے بعد ایک ترمیم کے ذریعہ خارج کردی جس میں کہا گیا تھا کہ ریاست میں قادیانیوں کا داخلہ ممنوع قرار دے دیا جائے۔"

(بحوالہ روزنامہ مشرق ۳۰ اپریل)

نوٹ:-

اس ریزولیوشن کی منظوری کے وقت اسمبلی کے پچیس ممبروں میں سے اپوزیشن کے گیارہ ممبران موجود نہیں تھے۔

پریس ریلیز کی حیثیت

اگرچہ میں نے خود اپنا تعارف بطور امیر جماعت ہائے احمدیہ آزاد کشمیر کروایا ہے لیکن میں اس وقت محض تحریک آزادی کشمیر کے ایک ادنیٰ خادم اور پاکستان کے ہمدرد اور بہی خواہ کی حیثیت سے اپنے جذبات کا اظہار کرنا چاہتا ہوں

ریزولیوشن کا تجزیہ

میرے نزدیک یہ ریزولیوشن مذہب کی آڑ میں ملک اور قوم سے ایک مہلک اور بھیانک غداری کے مترادف ہے اور جماعت احمدیہ کو محض بہانہ بنایا گیا ہے ورنہ اصل میں اسلام کی خدمت نہیں بلکہ اسلام دشمن طاقتوں کی خدمت مقصود ہے۔ میرا دعویٰ ہے کہ یہ ریزولیوشن تحریک آزادیٔ کشمیر کو سبوتاژ کرنے کی طرف ایک خطرناک قدم ہے۔ میرا دعویٰ ہے کہ یہ پاکستان کے استحکام اور امن و امان کو برباد کرنے کی ایک مکروہ اور خطرناک سازش ہے اور میرا دعویٰ ہے کہ یہ مسلمانانِ کشمیر کو دنیا بھر کی نگاہوں میں گرانے اور ذلیل کرنے کی ایک ناپاک کوشش ہے اور یقیناً یہ ریزولیوشن کشمیر کے مسلمانوں کی آواز نہیں بلکہ محض ملک دشمن جماعتوں کے ایجنٹوں کی ایک سازش ہے

اجمالی دعوے کی تفصیل اور تائیدی دلائل

تحریک آزادیٔ کشمیر کا آغاز ۱۹۳۱ء میں ہوا۔ جب کہ مسلمانانِ کشمیر انتہائی مظلومیت کی زندگی بسر کر رہے تھے [illegible] کوئی اُن کا پُرسانِ حال نہیں تھا۔ اُس وقت برصغیر ہندوستان کے تمام مسلمانوں کے مشاہیر راہنماؤں نے مسلمانانِ کشمیر کے حق میں تحریک چلانے کے لئے جماعت احمدیہ کی راہنمائی کو نہ صرف قبول کیا بلکہ اصرار کے ساتھ امام جماعت احمدیہ کو ڈاکٹر سر محمد اقبال کی تجویز اور حضرت خواجہ حسن نظامی کی تائید اور مندرجہ ذیل اکابر مسلمانان ہند کی تائید مزید پر صدر آل انڈیا کشمیر کمیٹی مقرر کیا گیا۔

نواب سر ذوالفقار علی خان صاحب
نواب محمد اسمٰعیل خان صاحب آف کنجپورہ
سید محسن شاہ صاحب
خان بہادر شیخ رحیم بخش صاحب
مولانا اسمٰعیل صاحب غزنوی
مولانا نور الحق صاحب مالک روزنامہ مسلم آؤٹ لک (انگریزی)
سید حبیب صاحب مالک روزنامہ سیاست

(انقلاب جولائی ۱۹۳۱ء سیاست ۲۴ مسلم آؤٹ لک جولائی ۱۹۳۱ء)

پھر چند دنوں کے اندر اندر پورے ہندوستان کے مسلم اکابرین اس کے ممبر بن گئے جن میں ہر طبقہ کے مسلم اکابر شامل تھے چنانچہ

- تمام صوبوں کی لیجسلیٹو کونسلوں اور مرکزی اسمبلی کے مسلمان ممبر
- دیوبند کے مشہور فاضل مولانا سید میرک شاہ صاحب
- اہل حدیث کے لیڈروں میں سے مولانا محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی اور مولانا اسمٰعیل غزنوی
- سجادہ نشینوں میں سے خواجہ حسن نظامی مولانا ابو الحمید ظفر بنگالی
- سیاستدانوں میں سے مولانا حسرت موہانی، مولانا شفیع داؤدی اور ڈاکٹر شفاعت احمد
- کانگرسیوں میں سے ملک برکت علی اور بشیر حسین قدوائی
- تعلیم جدید کے ماہرین میں سے ڈاکٹر سر ضیاء الدین احمد۔ ڈاکٹر سر محمد اقبال
- کشمیر کے پرانے خادموں میں سے سید محسن شاہ صاحب ایڈووکیٹ
- منشی محمد دین صاحب فوق
- مسلم اخبارات کے ایڈیٹروں میں سے مولانا غلام رسول مہر مولانا عبد المجید سالک مولانا مظہر الدین، مولانا سید حبیب شاہ اور مولانا نور الحق شامل تھے

پھر مسلمانانِ ہند کی نمائندہ جماعتوں آل انڈیا مسلم کانفرنس،

آل انڈیا مسلم کشمیر کانفرنس اور دیگر انجمنوں نے بھی تائید و تعاون کا اعلان کر دیا۔

(انقلاب، سیاست، مسلم آؤٹ لک اگست تا نومبر ۱۹۳۱ء)

قطع نظر اس کے کہ جماعت احمدیہ نے اس تحریک میں کس قدر بھرپور حصہ لیا اور کتنی عظیم الشان جانی اور مالی قربانیاں پیش کیں اور قطع نظر اس کے کہ ایک ایسا وقت آیا کہ تمام مسلمانانِ ہند کی عملی نمائندگی صرف جماعت احمدیہ کے رضاکار ہی کر رہے تھے۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ہندوستان کے مسلمان اور کشمیر کے مسلمان اگر جماعت احمدیہ کو مسلمان نہ سمجھتے تو خالصتاً مسلمانوں کی حق و بجا کی تحریک کی باگ ڈور ان کے ہاتھ میں کیوں تھماتے

نیز مسلمانانِ کشمیر کے حقوق کے لڑنے والی اس کمیٹی کی کیا حیثیت بنتی ہے جس کے ممبران تو علامہ اقبال، خواجہ حسن نظامی، سر ذوالفقار علی، مولانا سید میرک شاہ، سید محسن شاہ، مولانا اسمٰعیل غزنوی، مولانا سید حبیب، مولانا غلام رسول مہر، مولانا عبد المجید سالک وغیرہم ہوں اور صدر امام جماعت احمدیہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد۔

پاکستان کے مؤقف پر ایک شدید ضرب

پاکستان اور ہندوستان کے مابین تنازعہ کشمیر کا ایک بنیادی جزیہ ہے کہ پاکستان کے دعویٰ کے مطابق ضلع گورداسپور کی ہندوستان میں شمولیت سراسر ناانصافی اور ظلم ہے۔ کیونکہ اس ضلع کی اکثریت مسلمان تھی اور اس کا الحاق پاکستان سے ہونا چاہیئے تھا لیکن محض اس لئے اس ضلع کو ہندوستان کی جھولی میں ڈال دیا گیا کہ کشمیر کے ساتھ ہندوستان کا جغرافیائی الحاق ممکن ہو سکے۔

اب سوال یہ اٹھتا ہے کہ آزاد کشمیر اسمبلی کے اس ریزولیوشن کی سفارش کو درست تسلیم کر لیا جائے تو بلا تکلف پاکستانی موقف کی یہ بنیاد پاؤں تلے سے نکل جاتی ہے کیونکہ گورداسپور کے مسلمانوں میں سے اگر احمدیوں کو غیر مسلم کے طور پر خارج کر دیا جائے تو ضلع گورداسپور مسلم اکثریت کی بجائے غیر مسلم اکثریت کا ضلع شمار ہونے لگے گا

مندرجہ بالا امور کی روشنی میں یہ بالکل واضح ہے کہ یہ ریزولیوشن مسلمانانِ کشمیر کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

علاوہ پاکستان کے موقف سے بھی صریح غداری کے مترادف ہے اور ہندوستان کے ہاتھ مضبوط کرنا ہے۔

یاد رہے کہ پاکستان اور ہندوستان کے مابین حد بندی کے وقت کمیشن اس امر کو بھی ملحوظ رکھ رہا تھا کہ اگر فریقین میں سے کسی ایک کی معمولی اکثریت ہو لیکن تاہم ان کے مقدس مذہبی مقامات وہاں موجود ہوں تو وجہ تاہم معمولی اکثریت کو نظر انداز کرنے کا موجب تسلیم کی جا سکتی ہے۔ چنانچہ پاکستان کا موقف مزید مضبوط کرنے کی خاطر قائد اعظم نے جماعت احمدیہ کو نہ صرف اجازت دی بلکہ اپنے وقت میں سے اپنے وکیل کو وقت بھی دیا کہ وہ بحیثیت مسلمان یہ ثابت کریں کہ مسلمانوں کو صرف اکثریت ہی حاصل نہیں بلکہ ان کے مقدس مقامات کی گورداسپور میں موجودگی پاکستان کے ساتھ گورداسپور کے الحاق کے مطالبہ کو مزید حق بجانب ثابت کرتی ہے

ظاہر ہے کہ اسمبلی کی یہ سفارش پاکستان اور قائد اعظم کی ان تمام کوششوں پر یک قلم سیاہی پھیر رہی ہے اور ہندوستان کے ہاتھ میں اپنے دعوے کی تائید میں ایک مضبوط ہتھیار تھما رہی ہے

وادیٔ کشمیر اور جماعت احمدیہ

وادیٔ کشمیر میں جماعت احمدیہ کی تعداد اس وقت لاکھوں تک پہنچ چکی ہے۔ اس حقیقت کی روشنی میں اس ریزولیوشن کا مسئلہ کشمیر پر جو اثر پڑ سکتا ہے، وہ واضح ہے۔ کیا مقبوضہ کشمیر میں بسنے والے لاکھوں احمدیوں، ان کے ہمدردوں، دوستوں، عزیزوں رشتہ داروں وغیرہ کے نام یہ ریزولیوشن یہ پیغام نہیں دے رہا کہ اگر تمہیں اپنا اسلام عزیز ہے تو آزاد کشمیر کے ساتھ الحاق کا خیا[illegible] سے نکال دو؟

پاکستان بننے کے بعد تحریک آزادیٔ کشمیر میں جماعت احمدیہ کی مکرر خدمات

پاکستان بننے کے بعد بھی حقیقتاً تحریک آزادیٔ کشمیر کے آغاز کا سہرا جماعت احمدیہ کے سر پر ہے حتیٰ کہ آزاد کشمیر کا وجود بھی ایک حد تک جماعت احمدیہ کی قربانیوں کا مرہون منت ہے۔ ابتدائً پاکستان میں ہی کشمیری مسلمان رہنماؤں نے اصرار کے ساتھ جماعت احمدیہ کے امام سے درخواست کی کہ وہ اس تحریک کی ایک بار پھر مدد کریں۔ چنانچہ ان رہنماؤں میں آزاد کشمیر کے قیام کے لئے باقاعدہ جدوجہد شروع ہوئی جس میں دیگر مسلمان مجاہدین کے شانہ بشانہ جماعت کے اراکین نے بھی شاندار قربانیاں پیش کیں اور آزاد کشمیر کے تصور کو حقیقت بنا کر دکھا دیا

اس ضمن میں یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ اس وقت کے پاکستان [illegible] کے کمانڈر انچیف نے احمدی نوجوانوں کی خدمات کا اعتراف نہایت شاندار الفاظ میں کیا اور لکھا:۔

"آپ کی بٹالین مکمل طور پر رضاکار بٹالین تھی جس میں زندگی کے ہر شعبے سے تعلق رکھنے والے لوگ شامل تھے ان میں نوجوان کسان، طلباء، دانشور اور کاروباری لوگ، سب شامل تھے وہ سب کے سب خدمت پاکستان کے جذبہ میں سرشار تھے۔ آپ نے اس قربانی کے بدلے میں جس کے لئے آپ میں سے ہر ایک نے اپنے آپ کو بخوشی پیش کیا کسی قسم کے معاوضے اور شہرت وغیرہ کی توقع نہ کی۔

آپ جس جوش و ولولہ کے ساتھ آئے اور اپنے فرائض منصبی کی بجا آوری کے لئے تربیت حاصل کرنے میں جس بے حد اشتیاق کا اظہار کیا اس سے ہم سب بہت متاثر ہوئے۔ ان تمام مشکل مراحل پر جو بٹالین کو پیش آتے ہیں آپ کے افسروں نے بہت عبور حاصل کر لیا۔

کشمیر میں محاذ کا ایک اہم حصہ آپ کے سپرد کیا گیا۔ اور آپ نے ان توقعات کو پورا کر دکھایا جو اس ضمن میں آپ سے کی گئی تھیں۔ دشمن نے ہوا سے اور زمین پر سے آپ پر شدید حملے کئے لیکن آپ نے ثابت قدمی اور اولوالعزمی سے اس کا مقابلہ کیا۔ اور ایک انچ زمین بھی اپنے قبضہ سے نہ جانے دی۔"

اگرچہ بعض وجوہ سے آزاد کشمیر کے بعض سرکردہ لیڈر اس حقیقت پر پردہ ڈالنے کی کوشش کرتے رہے ہیں لیکن اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ آزاد کشمیر کا پہلا صدر جو انور کے نام سے دنیا سے روشناس ہوا ایک مشہور احمدی کشمیری راہنما تھے جن کا نام غلام نبی گلکار ہے (شیر کشمیر از کلیم اختر ص ۱۲۷، ۱۲۸۔ پاک کشمیر ۲۰ نومبر ۱۹۷۱ء، جہاد کشمیر از مشتاق قریشی۔ خواجہ غلام نبی گلکار انور کشمیر کے ایک مشہور اور مرد العزیز راہنما ہیں جو بفضلہ تعالیٰ آج بھی زندہ سلامت موجود ہیں مزید تحقیق کے لئے بآسانی ان کی طرف رجوع کیا جا سکتا ہے) اور جن کے متعلق کشمیر کا مشہور تاریخ دان پنڈت پریم ناتھ بزاز لکھتا ہے کہ:

"آزاد کشمیر کا قیام ۴ر اکتوبر ۱۹۴۷ء کو عمل میں آیا۔ انور اس حکومت کے بانی صدر تھے، یہ نام سوائے خواجہ غلام نبی گلکار کے اور کسی کا نہیں" (دی ہسٹری آف سٹرگل فار فریڈم اِن کشمیر ص ۶۲۰، ۶۲۱)

ریڈیو پاکستان پر بھی آزاد کشمیر حکومت کے قیام کا اعلان ہوا۔ ۷ر اکتوبر ۱۹۴۷ء کو اس وقت کے کثیر الاشاعت انگریزی روزنامہ سول اینڈ ملٹری گزٹ لاہور اور ۸ر اکتوبر ۱۹۴۷ء کو انگریزی اخبار لائٹ نے بھی یہ خبر دی کہ ۴ر اکتوبر ۱۹۴۷ء سے آزاد کشمیر حکومت قائم ہو چکی ہے۔ یہی خبر بیرونی اخبارات میں بھی چھپی۔

کشمیر کا کیس اقوام متحدہ میں

تفصیل میں جانے کی ضرورت نہیں۔ بھارت یو این او میں مظلوم بن کر گیا تھا لیکن محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان احمدی کی شاندار مساعی نے اسے ظالم اور پاکستان کو مظلوم ثابت کر دکھایا۔ سردار محمد ابراہیم جو اُس وقت آزاد کشمیر کے صدر تھے اور چوہدری صاحب محترم کے ساتھ گئے ہوئے تھے لکھتے ہیں:

"سلامتی کونسل کے اجلاس میں ناکامی کے بعد بھارتی مندوب سر گوپال سوامی آئنگر اور شیخ عبداللہ کے درمیان آپس میں سخت کلامی بھی ہوتی رہی کیونکہ شیخ عبداللہ سر آئنگر پر الزام لگاتے تھے کہ وہ پاکستان کے مندوب اور وزیر خارجہ چوہدری ظفر اللہ کا مقابلہ کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتے۔" (کشمیر کی جنگ آزادی مصنفہ سردار محمد ابراہیم ص ۱۹۲)

پس مسلمانان کشمیر کی ان تمام خدمات کی روشنی میں جو احمدیہ جماعت نے ایک مخلص اور قربانی کرنے والی جماعت کی حیثیت سے سرانجام دیں۔ اور مسلمانوں نے ان کو قبول کیا اور سراہا آزاد کشمیر اسمبلی کی یہ سفارش مسلمانان کشمیر کے لئے سخت دلآزاری کا موجب ہے کیونکہ یہ انہیں دنیا کے سامنے ایک سخت ناشکرگزار اور مطلب پرست قوم کے طور پر پیش کرتی ہے جو حقیقت کے خلاف ہے۔

بین الاقوامی اثرات

یہ فعل اہل کشمیر سے بحیثیت مجموعی سخت غداری کے مترادف ہے اور یقیناً اس کے دور رس نتائج یہ ظاہر ہوں گے کہ آزادیٔ کشمیر کے مجاہدین دنیا بھر کے آزادی کے علمبرداروں کی ہمدردیاں کھو دیں گے اور یہ تحریک ایک عظیم آزادی کی تحریک کی بجائے تاریخ کے صفحوں میں تنگ نظر مذہبی جنون رکھنے والوں کی ایک افسوسناک داستان کے طور پر لکھی جائے گی۔

پاکستان کے استحکام کیلئے خطرہ

آزاد کشمیر اسمبلی کی سفارش پاکستان کے استحکام کے خلاف بھی ایک خطرناک سازش ہے کیونکہ صاف نظر آرہا ہے کہ محرکین کا آخری مقصود یہ ہے کہ اس تحریک کو آزاد کشمیر سے شروع کر کے پاکستان کے تمام دوسرے علاقوں میں پھیلا دیا جائے اور فتنہ و فساد کا ایک بازار گرم کر دیا جائے۔ اس قسم کی تحریک کے جو نہایت خطرناک نتائج ظاہر ہو سکتے ہیں ان کا کچھ اندازہ ۱۹۵۳ء کے فسادات کے انکوائری کمیشن کی رپورٹ کے مطالعہ سے ہو سکتا ہے فی زمانہ جب کہ پاکستان کو سیاسی اور معاشی استحکام کی شدید ضرورت ہے ظاہر ہے کہ ایسے مفسدانہ تحریکات ملکی استحکام کو کتنا شدید نقصان پہنچا سکتی ہیں

پس اگر یہ باور کیا جائے کہ یہ سازش پاکستان کے کسی دشمن ملک کے ایماء پر پاکستان کی کسی دشمن جماعت کی طرف سے کی گئی ہے تو ہرگز تعجب انگیز نہیں۔

میں معین اور قطعی طور پر کسی ایسی جماعت کی نشاندہی تو نہیں کر سکتا البتہ یہ امر زبان زد عام ہے کہ آزاد کشمیر کی موجودہ حکومت جماعت اسلامی کی کٹھ پتلی ہے اور مودودی صاحب اور ان کے حواریوں کی طرف سے مبارکباد کے تاروں اور پیغاموں کا سلسلہ بھی اس خیال کو تقویت پہنچاتا ہے

میں نے اپنے بیان میں مذہبی نقطہ نگاہ سے بحث نہیں کی کیونکہ اصولاً میں کسی دنیاوی اسمبلی کے اس حق کو تسلیم ہی نہیں کرتا کہ وہ کسی کو کافر قرار دینے کی سند رکھتی ہے۔

میرے نزدیک قرآن اور رسولؐ دنیا کی کسی بھی اسمبلی کو اس قسم کا کوئی حق نہیں دیتے اور اس امر کا فیصلہ تو قیامت کے دن ہی ہوگا کہ خدا کی عدالت میجر ایوب اور ان کے ہمنواؤں کو مسلمان قرار دیتی ہے یا آزاد کشمیر کے احمدیوں کو جو حضرت محمد عربی خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کی غلامی پر فخر کرتے ہیں اور اسی کو اپنے لئے موجب نجات سمجھتے ہیں۔ پس مذہبی حیثیت سے میرے نزدیک اس فیصلہ کی ایک کوڑی کے برابر بھی قیمت نہیں اور میں اس پر کسی جرح کی ضرورت نہیں سمجھتا۔ البتہ آپ کو کھلے لفظوں میں یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ بانی سلسلہ احمدیہ نے مجھے جو تعلیم دی ہے اور جس پر میرا غیر متزلزل ایمان ہے وہ یہ ہے کہ:

"میں مسلمان ہوں، قرآن کریم کو خاتم الکتب اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاء مانتا ہوں اور اسلام کو ایک زندہ مذہب اور حقیقی نجات کا ذریعہ قرار دیتا ہوں خدا تعالیٰ

باقی ص ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں۔ تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(۲) ان وصایا کو جو نمبر دیئے جا رہے ہیں۔ وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

(۳) وصیت کنندگان اور سکرٹری صاحبان مال سکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۱۱۷۲

میاں قادر بخش ولد منگو قوم آرائیں پیشہ کاشتکاری عمر ۹۰ سال بیعت ۱۹۱۴ء ساکن چک پٹھان ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴/۳/۷۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

(۱) ایک عدد خام مکان مالیتی ۳۰۰/- روپے
(۲) زمین چھ مرلے مالیتی ۶۰۰/- روپے
(۳) زرعی زمین دو ایکڑ مالیتی ۸۰۰۰/- روپے
واقع چک پٹھان ضلع گوجرانوالہ

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:۔ قادر بخش ولد منگو صاحب بمقام چک پٹھان ڈاکخانہ عادل گڑھ ضلع گوجرانوالہ
گواہ شد:۔ عبدالغنی پریزیڈنٹ جماعت احمدیہ چک پٹھان ضلع گوجرانوالہ۔
گواہ شد:۔ غلام محمد سکرٹری مال جماعت احمدیہ چک پٹھان ضلع گوجرانوالہ

مسل نمبر ۲۱۱۷۳

میں سید نعیم مرتضیٰ ولد سید مرتضیٰ علی صاحب مرحوم قوم سید عمر ۳۲ سال پیدائشی احمدی ساکن ۱۲ کلفٹن روڈ کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶/۳/۷۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے

منقولہ جائداد مبلغ ۲۰۰۰/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:۔ سید نعیم مرتضیٰ ۱۲ کلفٹن روڈ کراچی ۶
گواہ شد:۔ سید ناصر مرتضیٰ علی ۱۲ کلفٹن روڈ کراچی
گواہ شد:۔ مبارک احمد۔

مسل نمبر ۲۱۱۷۴

میں سعیدہ بیگم زوجہ چوہدری عبداللہ خان صاحب قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر ۴۱ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۶/۷۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

(۱) زیورات وزنی ۳ تولے ۹ ماشے مالیتی اندازاً ۱۰۷۵/- روپے۔
(۲) حق مہر بذمہ خاوند مبلغ ۱۰۰۰/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۸۷/- روپے ماہوار آمد ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔

الامۃ:۔ سعیدہ بیگم زوجہ عبداللہ خان صاحب فضل عمر ہسپتال ربوہ ضلع جھنگ کوارٹر صدر انجمن احمدیہ
گواہ شد:۔ مبارک مصلح الدین وکیل المال ثانی تحریک جدید ربوہ ضلع جھنگ۔
گواہ شد:۔ غلام محمد ناظر بیت المال خرچ ربوہ

مسل نمبر ۲۱۱۷۵

مرزا سیف علی بیگ ولد مرزا سلطان بیگ صاحب قوم مغل عمر ۴۷ سال بیعت ۱۹۱۲ء ساکن موضع رسول ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۳/۷۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

(۱) نقد روپیہ جمع شدہ ہے ۱۱۰/- روپے
(۲) دو عدد گھڑیاں ایک عدد ٹائم پیس ۸۰/- روپے
(۳) ایک انگشتری چاندی قیمت ۵/- روپے
(۴) کمرشل والد ہیٹر قیمت ۱۶/- روپے
آمدہ رقم جدید ۲۵/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۴۰/- روپے ماہوار آمد ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:۔ مرزا سیف علی بیگ ولد مرزا سلطان بیگ۔ بمقام رسول گاؤں ڈاکخانہ خاص ضلع گجرات
گواہ شد:۔ ریاض احمد راشد ولد صدرالدین مرحوم کوٹلی افغاناں ضلع گجرات
گواہ شد:۔ راجہ بشیر احمد ولد راجہ خان محمد صاحب مرحوم۔ سکرٹری مال انجمن احمدیہ مونگ۔

مسل نمبر ۲۱۱۷۶

میں بشیر احمد ظفر ولد چوہدری محمد بخش صاحب قوم آرائیں پیشہ تعلیم عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 12/1 R.B مریدوالا ضلع لائل پور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۲/۷۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

زمین ۲ کنال ۵۰/- روپے سالانہ

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۱۲۵ روپے ماہوار آمد ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو دیتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:۔ بشیر احمد ظفر ایم ایس سی آنرز چک ۱۲/۱ مریدوالا ڈاکخانہ خاص تحصیل جڑانوالہ ضلع لائل پور
گواہ شد:۔ شفیق احمد سکرٹری مال حلقہ زرعی یونیورسٹی لائل پور۔
گواہ شد:۔ مظفر احمد منصور متعلم بی ایس سی آنرز زراعت لائل پور

مسل نمبر ۲۱۱۷۷

میں ایم مظفر احمد منصور ولد ایم غلام احمد صاحب قوم جٹ ننگڑیال پیشہ تعلیم عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن لنگرالی ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۳/۷۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۲۰/- روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد:۔ ایم مظفر احمد منصور بمقام لنگرالی ضلع گجرات
گواہ شد:۔ شفیق احمد سکرٹری مال زرعی یونیورسٹی لائل پور
گواہ شد:۔ رشید احمد پریزیڈنٹ زرعی یونیورسٹی لائل پور

مسل نمبر ۲۱۱۷۸

میں چوہدری انوار الحق ولد چوہدری مختار احمد صاحب قوم آرائیں پیشہ ملازمت عمر ۲۷ سال پیدائشی احمدی ساکن کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰/۳/۷۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت ۲۲۵/- روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد:۔ چوہدری انوار الحق چک ۱۲ ج ب گوکھووال ضلع لائل پور
گواہ شد:۔ ریاض عبدالقدیر معتمد مجلس خدام الاحمدیہ سوسائٹی کراچی نمبر ۲۹۔
گواہ شد:۔ عبدالوہاب قائد مجلس سوسائٹی کراچی ۲۹

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہفتۂ قرآن مجید

۸ تا ۱۵ر جون ۱۹۷۳ء

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ علوم قرآنی کی ترویج و اشاعت اور قرآن مجید پڑھنے کی ترغیب و تلقین کے لئے ۸ر جون سے ۱۵ر جون ۱۹۷۳ء تک ہفتہ قرآن مجید منایا جائے گا۔

اس ہفتہ میں تمام احباب جماعت کو باحسن طریق قرآن مجید کی عظمت و شان ذہن نشین کروانے کی کوشش کی جائے اور مندرجہ ذیل عناوین پر اہل علم احباب سے تقاریر کروائی جائیں

۱۔ قرآن مجید کے فضائل ۲۔ قرآن مجید پڑھنے کی برکات
۳۔ والدین کی اطاعت و احترام از روئے قرآن مجید ۴۔ قیامت از روئے قرآن مجید
۵۔ قرآن کریم میں منافق کی علامات ۶۔ تقویٰ کے حصول کے ذرائع۔

امراء کرام اور مربی صاحبان اس پروگرام کو کامیاب بنانے کے لئے پوری کوشش فرمائیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد)

چندہ تحریک خاص لجنہ اماء اللہ

ہفتہ وار رپورٹ یعنی ۷ر تا ۱۴ر مئی تک اس چندہ کی مندرجہ ذیل وصولی ہوئی ہے لجنات کو اس چندہ کی طرف خصوصی توجہ دینی چاہیئے تاکہ جلد بعدی رقم وصول ہو اور تعمیرات کا کام شروع کیا جا سکے۔ جو بہنیں پانچ صد یا اس سے زائد رقم ادا کریں گی ان شاء اللہ نئے تعمیر شدہ دفتر میں ان کے نام کندہ کروائے جائیں گے۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

نام لجنہ	رقم وصول شدہ		نام لجنہ	رقم وصول شدہ	
لندن	۶۱۱٫۰۰	روپے	کراچی	۱۴۶٫۰۰	روپے
گلگت	۱۰۴٫۰۰	"	اسلام آباد	۲۰۰٫۰۰	"
حافظ آباد	۱۵٫۰۰	"	ساہیوال	۵٫۰۰	"
اڈہ چھبیل	۴٫۰۰	"	ملتان	۵۰٫۰۰	"
فیروز والا	۲۳٫۰۰	"	قلعہ جے سنگھ	۵۰٫۰۰	"

رپورٹ ماہانہ لجنات اماء اللہ

ہر لجنہ اماء اللہ کا فرض ہے کہ مہینہ ختم ہونے کے دس دن کے اندر اپنی رپورٹ دفتر لجنہ مرکزیہ کو بھجوائے لیکن بہت کم تعداد میں رپورٹیں موصول ہوئی ہیں جن لجنات نے ابھی تک نہیں بھجوائیں وہ اب بھی بھجوا دیں جب تک رپورٹ نہ آئے مرکزی لجنہ کو کس طرح معلوم ہوگا کہ وہ کام کر رہی ہیں۔ (آفس سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

آزاد کشمیر اسمبلی کی قرارداد (بقیہ صفحہ ۲)

کی مقادیر اور قیامت کے دن پر ایمان لاتا ہوں۔ اُسی قبلہ کی طرف مونہہ کر کے نماز پڑھتا ہوں اتنی ہی نمازیں پڑھتا ہوں۔ رمضان کے پورے روزے رکھتا ہوں۔"

(ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۱۲۷)

اگر میرا یہ عقیدہ کفر ہے تو میں اس کفر پر راضی ہوں
اور مجھے دنیا کے کسی فتوے کی پرواہ نہیں
بعد از خدا بعشق محمد مخمرم
گر کفر این بود بخدا سخت کافرم

درخواست دعا

خاکسار کے بیٹے عزیز عبد الکریم زاہد کے ہاں ۱۵ر اپریل کو اپریشن کے ذریعہ بچی پیدا ہوئی ہے اپریشن خراب ہو جانے کی وجہ سے دو دفعہ مزید اپریشن کرانا پڑا اور اس وقت سی ایم ایچ ایبٹ آباد میں زیر علاج ہے بچی کی حالت بھی درست نہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ خاکسار کی بہو اور پوتی کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے (صدر رحیم بخش گلشن پارک ملیپورہ لاہور)

۲۔ خاکسار اپنی صحت اور پریشانیوں سے نجات کے لئے احباب کرام سے دعا کی درخواست کرتا ہے

(کیپٹن محمد سعید از ربوہ)

نصرت جہاں ریزرو فنڈ

نصرت جہاں ریزرو فنڈ کی تحریک فرماتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جماعت پر یہ بات واضح فرمائی کہ:-

"یہ تحریک اللہ تعالیٰ کے منشاء کے ماتحت کی جا رہی ہے اس لئے مجھے یقین ہے کہ یہ ان شاء اللہ ضرور کامیاب ہوگی۔"

حضور نے فرمایا:-

"یہ تو اس کا احسان ہے کہ وہ کہتا ہے اے میرے بندے میں نے جو تمہیں مال دیا تھا وہ ثواب میرے سامنے اخلاص اور پیار سے اور میری محبت میں میرے حضور پیش کر رہا ہے۔ میں اس کو اس طرح قبول کر لیتا ہوں جس طرح واقعی تیرا ہے۔ یہ تو اس کا احسان ہے۔"

خدا تعالیٰ کے دیئے ہوئے اموال سے اس کی راہ میں فراخدلی سے حصہ لے کر نصرت جہاں ریزرو فنڈ کو مضبوط بنائیے۔

(سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ الفضل خود خرید کر پڑھے (امین)

اِعلان

دسمبر ۱۹۷۲ء تک جن امیدواران ملازمت صدر انجمن احمدیہ نے ٹیکنیکی کا امتحان پاس کیا تھا اور تا حال صدر انجمن میں ملازمت کے لئے نہیں آئے وہ دس دن کے اندر دفتر نظارت دیوان کو اس امر سے مطلع فرما دیں کہ آیا وہ صدر انجمن کی ملازمت کرنا چاہتے ہیں۔ اگر کرنا چاہتے ہیں تو کب تک آ سکتے ہیں۔

ناظر دیوان
صدر انجمن احمدیہ پاکستان۔ ربوہ ضلع جھنگ

آج

اتوار کے،

دانتوں کے معائنہ کا دن

اپنے اور اپنے اہل و عیال کے دانتوں کا معائنہ کریں

۱۔ مسوڑھے خراب ہوں تو "پائیوریا کیور" -/۱۰ روپے
۲۔ دانتوں میں گھن وغیرہ ہو تو "کیریز کیور" -/۱۰ "
۳۔ دانت درد ہو تو "ٹوتھ کیور" -/۲ "

فوری اور مستقل علاج ہے۔

دانتوں کی صحت و صفائی کا رسالہ مفت طلب کریں

کیور ہومیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور کراچی۔ ربوہ

منتظم کنندگان

ڈاکٹر امیر ہومیو میڈیکل ربوہ فون ۶۰۶ / ۶۰۷

رجسٹرڈ نمبر ایل ۴۵۲۵

ایک قدم اور آگے

شہزین

مرض اٹھرا کیلئے

مفید اور موثر ترین کامیاب دوا

حکیم نظام جان اینڈ سنز

منڈی محمد خان ۱۲ ربوہ ۲۱ گوجرانوالہ

مکان برائے فروخت

ایک عدد پختہ مکان
محلہ دار البرکات جامعہ،
ہائی سکول، مسجد اقصیٰ
کے بالکل نزدیک،

۶ عدد کمرے دو عدد غسل خانے فلش سسٹم پانی مہیا فوری فروخت کے لئے موجود ہے۔ مزید معلومات کے لئے رجوع فرمائیں۔

نوید جنرل سٹور گولبازار ربوہ